FAIZAN E MAKHDOOM ASHRAF JAHANGIR SAMNANI - URDU

# فیضانِ مخدوم اشرف جہاں گیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ


| | |
|---|---|
| علم سکھانے کی حرص 06 | کچھوچھہ مقدسہ کا سفر 15 |
| جہاں گیر لقب 19 | تصنیفی خدمات 21 |
| آخری ایام کی کچھ باتیں 24 | ارشاداتِ مخدومِ پاک 26 |



پیشکش: المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی-ہند)

DAWATEISLAMI INDIA

مکتبۃ المدینہ ہند
MAKTABATUL MADINA INDIA

## کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام (مُستطرَف، ج۱، ص۴۰، دارالفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)


| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | فیضانِ مخدوم اشرف جہاں گیر سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ |
| صفحات | : | 28 |
| پیشکش | : | مجلس المدینۃُ العلمیہ (دعوتِ اسلامی انڈیا) |
| سالِ اشاعت | : | ۱۴۴۶ھ-2025ء(May) Ist Edition |
| تعداد | : | 3100 (Batch No.: A-34-07-07) |

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

# فیضانِ مخدوم اشرف جہاں گیر سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ

## دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخِری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ پاک اُس پر دس رَحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ پاک اُس پر سو رَحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قِیامت شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔ (معجم اوسط، 5/252، حدیث: 2735)

کعبہ کے بَدرُالدُّجیٰ تم پہ کروروں درود  طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروروں درود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!  صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## اولادِ نرینہ کی خواہش

ایک خداترس بادشاہ کی صرف بیٹیاں ہی بیٹیاں تھیں، بیٹا نہ تھا۔ بیٹے کی طلب میں دس بارہ سال کا عرصہ گزر گیا، اس عرصے میں کئی اللہ والوں اور دَرویشوں کی بارگاہوں میں بھی حاضری دی۔ ایک رات سوئے تو قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی اور انہیں خواب میں اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے دیدار سے مشرف فرمادیا۔ بادشاہ نے نہایت ادب و احترام سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی قدم بوسی کی سعادت حاصل کی۔ قدم چومنے سے دل بڑا خوش ہوا۔ اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مُسکرا کر (غیب کی خبر دیتے ہوئے) کچھ

اس طرح ارشاد فرمایا: بیٹا! میں تمہیں غمگین دیکھتا ہوں، کیا بیٹے کی خواہش ہے؟ اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے دل کا حال سن کر بادشاہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور عرض کی: حضور نے سچ فرمایا، بارہ سال بیت گئے ہیں مجھے ایسے بیٹے کی آرزو ہے جسے میں تخت و حکومت کا وارث بنا سکوں۔ یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! کرم فرمائیں اور میرے اجڑے باغ میں بھی بہار کا پھول کھلے۔ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک تمہیں دو بیٹے عنایت فرمائے گا، ایک کا نام اشرف اور دوسرے کا نام اَعرَف محمد رکھنا۔ تمہارا پہلا بیٹا تمہاری ظاہری و باطنی سلطنت میں تمہارا جانشین ہو گا۔ (صحائف اشرفی، ص:60، ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! وہ خوش نصیب ہستی جس کی پیدائش اور ظاہری و باطنی کمال پر فائز ہونے کی حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خواب میں بشارت عطا فرمائی، سلسلۂ عالیہ اشرفیہ کے عظیم پیشوا ہیں جنہیں دنیا مخدوم اشرف جہاں گیر سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے نام سے جانتی ہے۔ اور وہ بادشاہ آپ کے والد حضرت سید ابراہیم شاہ رحمۃُ اللہِ علیہ تھے۔

## شانِ کریمی

اے عاشقانِ اولیا! اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آج بھی اپنی امت کے احوال سے باخبر ہیں، نہ صرف باخبر ہیں بلکہ خواب میں جلوہ دکھاتے اور اللہ کی عطا سے اپنے غلاموں کی حاجات بھی پوری فرماتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

واللہ وہ سن لیں گے، فریاد کو پہنچیں گے اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

## ولادت اور سلسلۂ نسب

حضرت مخدوم سید اشرف جہاں گیر سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت باسعادت 712ھ کو ایک عظیم علمی، روحانی اور شاہی خاندان میں ہوئی، آپ حسینی سید ہیں۔ والد کی جانب سے آپ کا نسب انیسویں پشت میں جا کر نواسۂ رسول، سیدُ الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ نیز والدۂ محترمہ کی جانب سے آپ کا سلسلۂ نسب حضور غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی بہن حضرت بی بی نصیبہ رحمۃُ اللہِ علیہا سے ملتا ہے۔(صحائف اشرفی، ص:53)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## خاندانی پس منظر

ساتویں صدی کی بات ہے کہ فارس (ایران) میں ایک عظیمُ الشان اور قدیم اسلامی سلطنت تھی۔ انتظامی خوبیوں اور امن وامان میں مثالی ہونے کے ساتھ ساتھ اس سلطنت کو مذہبی برتری بھی حاصل تھی اس لیے کہ حکومت کا تاجدار خاندانِ سادات سے تھا، قرب وجوار بلکہ دور دور کے بادشاہانِ اسلام اس حکومت کی عزت کرتے تھے اور یہاں کے بادشاہ کو سلطان کہا کرتے، شہر "سَمْنَان" اس کا دارالحکومت (Capital) تھا جو کہ شیراز سے قریب تھا۔ شاہی نوازشوں کی بدولت سمنان کی گلی گلی اہلِ کمال سے بھری ہوئی تھی، آج تک علما امام علاء الدولہ سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ کا نام بڑی تعظیم سے لیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ سلطان کے عدل وانصاف سے تمام رعایا اس قدر خوشحال تھی کہ لوگ ہجرت کرکے یہاں آکر بستے جاتے اور گویا ہفت اِقْلِیْم (سات بڑے علاقوں میں بسنے والوں) کے دلوں پر یہاں کا سلطان حکومت کرتا تھا۔ سادات کے اس خاندان کو حکومت کرتے ہوئے چھ پُشتیں گزر چکی تھیں اور اب سلطان ابراہیم رحمۃُ اللہِ علیہ کا زمانہ تھا۔

سلطان ابراہیم رحمۃُ اللہِ علیہ رحم دل اور نیک بادشاہ تھے، لوگوں کی آپ سے محبت کا یہ عالَم تھا

کہ آپ کے ایک ادنیٰ اشارے پر پسینہ کی جگہ خون بہادینے کو تیار رہتے۔(حیات غوث العالم، ص:12، ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## تعلیم و تربیت

حضور مخدوم اشرف سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ جب چار سال چار ماہ چار دن کے ہوئے اس وقت بزرگوں کے طریقہ کار کے مطابق رسمِ بسم اللہ خوانی کا اہتمام کیا گیا، وقت کے عظیم عالم حضرت مولانا عماد الدین تبریزی رحمۃُ اللہِ علیہ نے آپ کو بِسْمِ اللہ شریف پڑھائی۔

## ذہانت و فطانت

مخدوم اشرف سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ نہایت ذہین و فطین تھے، کم وقت میں چیزوں کو اچھے انداز میں یاد کرلینا، مشکل عبارات کو نہ صرف سمجھنا بلکہ نہایت آسانی سے دوسروں کو سمجھا دینا آپ کا خاصہ تھا۔

صرف سات سال کی عمر میں ایک سال کے قلیل عرصے میں مکمل حفظِ قرآن کی سعادت حاصل کی، قراءَتِ سبعہ (سات مشہور قراءَتوں) کا علم حاصل کیا۔ اسی عمر سے علمی نِکات اس خوبی سے بیان فرمانے لگے کہ بڑے بڑے علما سن کر اش اش کر جاتے تھے۔ بارہ برس کی عمر میں علومِ معانی و بلاغت و معقول و منقول تفسیر و فقہ و حدیث و اصول جملہ علوم سے فارغ ہوئے اور دستارِ فضیلت سرِ اقدس پر باندھی گئی۔ نیز حضرت امام عبد اللہ یافعی رحمۃُ اللہِ علیہ مکہ معظمہ، حضرت نجم الدین کبریٰ رحمۃُ اللہِ علیہ کے صاحبزادے اسکندریہ، حضرت بابا فرح محدث رحمۃُ اللہِ علیہ اور حضرت مولانا احمد حقانی رحمۃُ اللہِ علیہ جیسے بزرگوں سے سندِ حدیث حاصل کی۔ اسی طرح مختلف علوم جیسے فقہ و تفسیر اور معقول وغیرہ میں بڑے بڑے جلیل القدر علما سے تعلیم پائی۔(صحائفِ اشرفی، ص:114)

حضرت مخدوم سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ کثرت سے کتابوں کا مطالعہ کیا کرتے، علمِ فقہ سے آپ کو

بڑا لگاؤ تھا، فقہ کی کئی چھوٹی بڑی کتابوں کا آپ نے نہ صرف مطالعہ کِیا بلکہ فقہ میں کئی کتابیں تصنیف بھی فرمائیں۔ علمِ تصوف میں اس قدر رغبت تھی کہ اس کو حاصل کرنے کے لیے آپ نے بڑی جد و جہد اور اَنتھک محنت کی، صوفیا اور مشائخِ وقت کی بارگاہوں میں حاضری دی۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ تصوّف کی جتنی کتابیں آپ کو میسر ہوئیں اُن کا اس طرح مطالعہ کیا کہ ان میں سے اکثر کتابیں آپ کو زبانی یاد ہو گئی تھیں۔ (سید اشرف جہاں گیر سمنانی، ص:203)

یہ کوئی مبالغہ نہیں بلکہ حقیقت ہے، تصوف پر لکھی گئی آپ کی کتابیں بالخصوص "لطائف اشرفی" اس بات کی واضح دلیل ہے۔

## درس و تدریس

اشاعتِ علم کا ایک بہترین ذریعہ تدریس کرنا ہے، حضور مخدوم اشرف سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے بھی علم پھیلانے کے لیے تدریسی خدمات سر انجام دیں، طلبہ کی ایک بڑی تعداد نے آپ سے علمی استفادہ کیا۔ آپ حفظ کے خواہش رکھنے والوں کو قرآن پاک حفظ کرواتے، قراءت پڑھنے والوں کو علم قراءت سکھاتے، اس کے علاوہ دیگر علوم و فنون پر آپ تدریس فرماتے تھے۔ آپ کے شاگردوں میں بڑے بڑے علما کے نام ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

(1) حضرت مولانا سید عبد الرزاق نور العین بن سید عبد الغفور حسن جیلانی (2) حضرت مولانا اعظم کَرکَرُوِیْ (3) حضرت مولانا علام الہدی علام الدین جائسی (4) حضرت مولانا عماد الدین ہَرُوِیْ (5) حضرت مولانا عضد الدین ندیم اللہ رحمۃُ اللہِ علیہم اَجمعین۔ (صحائفِ اشرفی، ص:115)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## علم سکھانے کی حرص

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! علم سیکھنا سکھانا عظیم عبادت ہے، انبیائے کرام کی بعثت کا

ایک بڑا مقصد علمِ دین کی اشاعت ہے۔ اشاعتِ علم میں دلچسپی کے حوالے سے حضور مخدوم اشرف سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ کا ایک ایمان افروز واقعہ ملاحظہ فرمایئے:

ایک مرتبہ غوثُ العالَم حضرتِ مخدوم اشرف سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے بھانجے حضرت عبدالرزاق نورالعین رحمۃُ اللہِ علیہ کے ساتھ سمندری راستے سے مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک بندرگاہ پر کچھ لوگ سوار ہوئے جن میں ایک تعداد بڑے علما اور ماہرینِ علوم و فنون کی تھی۔ انہیں میں ایک بہت بڑے عالم اور اپنے فن کے ماہر حضرت مولانا جمال الدین بدَخشانی رحمۃُ اللہِ علیہ بھی تھے جو تجارت کی غرض مختلف ممالک کا سفر کیا کرتے تھے اور اسی مقصد سے ملکِ روم جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ اب کیا تھا، حضرت مخدوم سمنانی، حضرت عبدالرزاق نورالعین اور ان علما رحمۃُ اللہِ علیہم کے درمیان مختلف مسائل پر علمی گفتگو شروع ہوگئی۔ مولانا بدَخشانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے محسوس کیا کہ حضرت سید عبدالرزاق رحمۃُ اللہِ علیہ کو علم سے گہری دلچسپی ہے اور ساتھ میں بڑی صلاحیتوں کے مالک بھی ہیں۔ چنانچہ جب سید عبدالرزاق نورالعین رحمۃُ اللہِ علیہ نے مخصوص فنون سیکھنے کی خواہش ظاہر کی تو مولانا بدَخشانی رحمۃُ اللہِ علیہ سکھانے پر رضامند ہوگئے۔

سید عبدالرزاق نورالعین رحمۃُ اللہِ علیہ اگرچہ مخدوم اشرف جہاں گیر رحمۃُ اللہِ علیہ سے علومِ شرعیہ حاصل کرکے ان کی تکمیل کرچکے تھے تاہم مولانا بدَخشانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی علمِ ریاضی میں مہارت دیکھ کر آپ سے اُقلیدَس اور مُحیط وغیرہ علومِ ریاضی سیکھ رہے تھے اور جو کچھ سیکھتے اسے لکھتے جاتے تھے۔ سید نورالعین رحمۃُ اللہِ علیہ بڑی دلچسپی سے مولانا بدَخشانی رحمۃُ اللہِ علیہ سے علم سیکھ رہے تھے، ابھی صرف مقدمہ ہی پڑھا تھا کہ (روم کی) بندرگاہ آگئی اور بحری سفر ختم ہوگیا۔ چونکہ مولانا بدَخشانی رحمۃُ اللہِ علیہ کو روم جانا تھا اس لئے اب تعلیم کا سلسلہ جاری نہیں رہ سکتا تھا۔ اپنے پیارے بھانجے کا شوقِ علم دیکھ کر حضرت مخدوم اشرف سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے معلوم کیا کہ مولانا کا

سامانِ تجارت روم میں کتنے داموں میں بکے گا اور روم سے جو چیزیں خریدی جائیں گی وہ چین میں کتنے داموں میں بِکیں گی اور اس خرید و فروخت میں کتنا نفع ہو گا؟ کچھ لوگوں نے حساب لگا کر حضور غوث العالَم سید مخدوم اشرف جہاں گیر سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے سامنے پیش کر دیا۔ حساب میں ایک لاکھ بیس ہزار دینار نفع دکھایا گیا تھا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے مذکورہ رقم مولانا بدَخُشانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے خزانچی کے سپرد کی اور فرمایا: اتنی ہی رقم تعلیم ختم ہونے پر ادا کی جائے گی۔ چناں چہ ایک سال تک حضرت نور العین رحمۃُ اللہِ علیہ مولانا بدَخُشانی رحمۃُ اللہِ علیہ سے پڑھتے رہے۔ تعلیم ختم ہونے پر حسبِ وعدہ حضرت مخدوم سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے مولانا بدَخُشانی رحمۃُ اللہِ علیہ کو ایک لاکھ بیس ہزار دینار پھر عطا فرمائے۔ (مخدوم سید اشرف جہاں گیر سمنانی- جہانِ علوم و معارف، ص:45)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ تھی حضرت مخدوم اشرف جہاں گیر سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی علم سے محبت کہ آپ نے اتنی بڑی رقم پیش کرنا تو گوارا کر لیا مگر یہ پسند نہ فرمایا کہ حضرت نور العین رحمۃُ اللہِ علیہ کی تعلیم کا سلسلہ موقوف ہو۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے بچوں یا اپنے ماتحت لوگوں سے علمِ دین حاصل کرنے میں آنے والی دشواری اور رکاوٹ کو دور کریں۔ علمِ دِین حاصل کرنے کے بھی کیا خوب فضائل ہیں چناں چہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے اپنے گھر سے نکلتا ہے فرشتے اس کے عمل سے خوش ہو کر اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں۔ (سنن ابنِ ماجہ، 1/149، حدیث:226)

الحمد للہ! دعوتِ اسلامی فیضانِ اولیاء سے مدرسۃ المدینہ، جامعۃ المدینہ، المدینۃ العلمیہ، ہفتہ وار اجتماع، سنتوں کی تربیت کے قافلے، مکتبۃ المدینہ، ہر طرح کی خرافات سے پاک FGN چینل، سوشل میڈیا اور دیگر کئی شعبہ جات کے ذریعے علمِ دین کے نور کو پھیلانے میں مصروفِ عمل ہے۔ اس سلسلے میں ایک مدنی بہار ملاحظہ فرمائیے۔ چناں چہ

## مدنی بہار

بنارس (یوپی) کے ایک اسلامی بھائی کی زندگی گناہوں میں بسر ہو رہی تھی، نمازیں قضا کرنا، والدین کے ساتھ بدسلوکی کرنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا، بے حیائی کی باتیں کرنا ان کے عام معمولات (Routines) میں شامل تھا۔ نیز شریعت کے احکام کا کوئی لحاظ و پاس نہ تھا۔ ان کی خزاں رسیدہ زندگی میں مدنی بہار یوں آئی کہ ایک مبلغ دعوتِ اسلامی نے انہیں اپنے شہر میں ہونے والے دعوت اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی۔ اللہ پاک کے کرم سے انہوں نے نہ صرف اُن کی دعوت قبول کی بلکہ اجتماع میں شرکت کی سعادت بھی حاصل کی۔ اجتماع میں ہونے والی تلاوت قرآن، نعت پاک، سنتوں بھرے بیان، ذکر اور رقت انگیز دعا نے ان کے دل پر ایسا اثر کیا کہ یہ ہر ہفتے پابندی سے اجتماع میں شریک ہونے لگے۔ الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی صحبت رنگ لائی اور یہ اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کر کے نمازوں اور سنتوں کے پابند بن گئے۔ خود بھی برائیوں سے بچتے ہوئے دوسروں کو برائیوں سے بچانے اور انہیں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں لانے لگے۔

الحمد للہ! دیگر لوگوں کے ساتھ ساتھ انہوں نے اپنے گھر میں بھی نیکی کی دعوت اور نمازوں کا ذہن دینا شروع کیا۔ اس کی برکت یہ ظاہر ہوئی کہ ان کے پورے گھر والے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو کر نہ صرف نمازی بن گئے بلکہ اس دور کے بہت بڑے عاشق رسول بزرگ امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ سے مرید ہو کر حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلے میں شامل ہو گئے۔

فیضانِ امیر اہل سنت سے یہ اسلامی بھائی تادمِ تحریر (یہ لکھے جانے تک) علاقائی سطح کے ذمہ دار بن کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہیں۔

اللہ کی رحمت ہے یہ دعوتِ اسلامی آقا کی عنایت ہے یہ دعوتِ اسلامی

اللہ پاک ہمیں علمِ دین سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کے توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## عادات واَطوار

ترکِ سلطنت کے باوجود حضرت مخدوم اشرف سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پوری زندگی عملی سرگرمیوں سے بھرپور تھی، آپ کے ملنے والوں میں عوام و خواص، علماو صُوفیہ، اُمَرا، مسلم و غیر مسلم بادشاہ سبھی تھے اور سبھی آپ سے فیض یاب ہوتے۔ بادشاہوں کی اصلاح کرنا آپ کی عملی سرگرمیوں کا خاص جُز تھا۔

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے کبھی کوئی مشکوک غذا (Doubtful Food) کو نہیں کھایا۔ لوگوں نے آپ کو کئی بار آزمایا لیکن اللہ پاک نے ہر بار آپ کو اس طرح محفوظ رکھا کہ جب بھی کوئی مشکوک غذا کو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے سامنے پیش کیا جاتا تو آپ کے بائیں (Left) پاؤں کی چھوٹی انگلی پھڑَک اٹھتی تھی (اور آپ اُسے کھانے سے انکار فرمادیتے)۔ یہی کیفیت حضرت حارث محاسبی رحمۃُ اللہِ علیہ کی تھی، ایسے موقعوں پر ان کی ایک انگلی کی رَگ پھڑک اٹھتی تھی۔

(سید اشرف جہاں گیر سمنانی، ص:199)

سبحٰن اللہ! کیا شان ہے اللہ والوں کی! اور آہ! مال کی محبت میں گرفتار آج کا انسان حلال و حرام سے بے پرواہو کر سُود (Interest)، رشوت، دھوکا، فریب، جھوٹ، خیانت، ملاوٹ، ناپ تول میں کمی، ظلم و زیادتی جیسے نہ جانے کن کن گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے اور یہ بھول جاتا ہے کہ ایک دن مرنا، اندھیری قبر میں اترنا اور اپنے تمام اعمال کا حساب دینا اور اپنے کیے کا پھل بھگتنا

پڑے گا۔ حدیث پاک میں ہے: ہر وہ گوشت (جسم) جو حرام سے پروان چڑھے آگ اس کی زیادہ حقدار ہے۔(سنن الترمذی،2/118،حدیث:614)

اے عاشقانِ اولیا! ہمیں چاہیے کہ حرام و شبہات سے بچتے ہوئے اپنی غذا کو پاک وصاف رکھیں، خود بھی حلال کھائیں اور اپنے گھر والوں کو بھی صرف وصرف حلال کھلائیں۔

حضرت سہل بن عبد اللہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص چالیس دن تک حلال کھائے اس کی دعائیں قبول ہوں گی۔(جامع العلوم والحکم، ص:257)

اللہ پاک ہمیں حرام و شُبہات والی غذاؤں سے بچا کر حلال وطیب رزق نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## عبادت کا سنہرا جدول

پیارے اسلامی بھائیو! وقت کا صحیح استعمال کرنا اگر ہماری عادت میں شامل ہو جائے تو ہم کئی فضول اور بے کار کاموں سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں، مگر افسوس! ہمارا بہت سارا وقت کھیل کود، مذاق مَسخری اور سوشل میڈیا وغیرہ فضولیات بلکہ معاذ اللہ گناہوں میں برباد ہو جاتا ہے اور ہمیں احساس تک نہیں ہوتا۔ جب کہ ہمارے بزرگانِ دین اپنے وقت کا بہت خیال رکھتے اور کوئی لمحہ فضول ضائع نہ ہونے دیتے، ان کی عبادت وریاضت اور دیگر ضروریات کا ایک متعیّن (Fix) وقت ہوا کرتا تھا۔ حضرت مخدوم اشرف سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا، صرف بیچ کا ایک تہائی حصہ سوتے اور باقی دو تہائی حصے عبادت میں گزارتے تھے۔ عبادت کے لیے آپ نے ایک خاص عبادت خانہ بنوایا تھا، جس کا نام "وحدت آباد" تھا۔ آپ فرماتے ہیں: بندہ کے لیے بغیر بندگی کے کوئی چارہ نہیں۔(سید اشرف جہاں گیر سمنانی، ص:194)

عبادت میں گزرے مِری زندگانی کرم ہو کرم یا خدا یا الٰہی
(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## وعظ و نصیحت

حضور مخدوم پاک رحمۃُ اللہِ علیہ لوگوں کو نہایت پُر اثر انداز میں علم و حکمت سے بھرپور وعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے، آپ کی شان یہ تھی کہ کسی ایک زبان میں نہیں بلکہ جہاں جاتے وہاں کی عام زبان میں بیان فرماتے۔ آپ کے پُر اثر بیان کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیے:

ایک مرتبہ آپ سَمْنَانْ سے ماوراء النہر اپنے ننھیال میں حضرت خواجہ احمد یَسَوِیْ رحمۃُ اللہِ علیہ کے آستانہ عالیہ پر پہنچے، خانقاہ یسویہ میں صاحب سجادہ اور دیگر لوگوں سے ملاقات ہوئی، سلام و مصافحہ کے بعد ان لوگوں کے اِصرار پر آپ نے تُرکی زبان (Turkish) میں ایسا پُر اثر بیان فرمایا کہ سینکڑوں حاضرین نے توبہ کرکے راہِ سنت پر چلنے کا عہد کیا اور آپ کے کردار سے اس قَدَر متأثر ہوئے کہ بعض لوگ تو اپنے علاقوں کو چھوڑ کر آپ کے ساتھ راہِ خدا کے مسافر بن گئے۔

(محبوبِ یزدانی، ص:88)

سُبْحٰنَ اللہ! کیا خوب کہا ہے کسی نے:

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

اے عاشقانِ اولیاء! اس سے پتہ چلا کہ مبلغ اگر لوگوں کی نفسیات کے مطابق اور آسان زبان میں بیان کرے تو اس کے بہترین نتائج بر آمد ہوتے ہیں، نیز اس کے ساتھ ساتھ اگر مبلغ مخلص، باعمل، خوش اخلاق اور صاحبِ کردار ہو تو اس کے بیان کی برکتیں ہی کچھ اور ہوتی ہیں۔

میں مبلغ بنوں سنتوں کا خوب چرچا کروں سنتوں کا
یا خدا درس دوں سنتوں کا ہو کرم بہرِ خاکِ مدینہ

## راہِ حق کی جستجو

حضرت شیخ علاء الدولہ سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ دورِ سلطنت میں اگرچہ حضرت محبوب یزدانی شیخ سید اشرف سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ ملکی کاموں میں مشغول رہتے تھے لیکن فرائض، سنن وواجبات اور نوافل کی سختی سے پابندی فرماتے حتیٰ کہ ارکانِ شریعت کے آداب بھی آپ سے نہ چھوٹتے تھے، کبھی بھی کسی سائل کو اپنی بارگاہِ بے کس پناہ سے خالی ہاتھ نہ لوٹاتے، راہِ سلوک پر چلنے کی تمنّا بچپن سے ہی دل میں مچل رہی تھی، راہِ سلوک سے تعلق رکھنے والے کسی بزرگ سے ملاقات ہوتی تو راہ سلوک کے متعلق سوالات کرتے۔

ایک رات خواب میں حضرت خضر علیہ السّلام تشریف لائے اور فرمایا: ابھی تھوڑے دن سلطنت کا کام کرو اور اجمالی طور پر اسم مبارک "اللہ عزوجل" کے معانی پر غور وفکر کرتے ہوئے دل ہی دل میں اس کا ذکر کرتے رہو، خبردار! اس سے غفلت نہ کرنا۔ اس وقت سے حضرت محبوب یزدانی رحمۃُ اللہِ علیہ ان اَوْرَاد و وظائف میں مشغول رہنے لگے۔ روز بروز اس کا نتیجہ ظاہر ہوتا جاتا تھا۔ دو سال تک حضرت خضر علیہ السّلام کے عطا کردہ وظائف پر عمل کرتے رہے، پھر حضرت اُویس قرنی رحمۃُ اللہِ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوئے، انھوں نے اذکارِ اویسیہ سے مشرف فرمایا، مسلسل تین سال تک ان وظائف پر پابندی سے عمل پیرا رہے، لیکن دلی طور پر ایک ایسے مرشد بَرحق کی تلاش تھی جو اپنے فیض سے سرفراز فرمائیں۔ (صحائف اشرفی، ص60 تسہیلاً)

## حضرت خضر علیہ السّلام کی زیارت اور سفر ہند کا حکم

حضرت سید مخدوم اشرف سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ بظاہر زندگی ملکی انتظام میں بسر کرتے مگر سلطنت کے باوجود اور بھرپور جوانی کے عالَم میں بھی آپ کا ظاہر و باطن تقویٰ و طہارت اور پابندیِ شریعت سے آراستہ تھا۔

ایک مرتبہ ماہِ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں شبِ قدر کی تلاش و جستجو میں شب بیداری کر رہے تھے کہ ستائیسویں شب میں حضرت خضر علیہ السّلام تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے اشرف! اگر قربِ خداوندی کی اعلیٰ منزلیں پانا چاہتے ہو اور تمہارا مقصود رضاے الٰہی حاصل کرنا ہے تو اٹھو اور ہندوستان کا رخ کرو۔ وہاں میرے دوستوں میں سے ایک دوست رہتے ہیں، انھیں کے باغِ ولایت سے تمہارا ثَمرِ مقصود حاصل ہو گا۔(یعنی ان کی ولایت کے فیضان سے تمہیں فیض ملے گا۔)(صحائف اشرفی، ص60 تسہیلاً)

اس خواب کے بعد آپ نے تخت و تاج اور سلطنت کو ترک کر دیا اور رات دن عبادت و ریاضت میں مصروف رہنے لگے تا کہ یادِ خدا میں کوئی دوسری چیز رُکاوٹ نہ بن سکے۔

تلاشِ حق تعالیٰ میں حکومت ترک فرما کر　　ہوئے محبوبِ یزدانی مِرے مخدوم سمنانی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## راہِ خدا میں سفر

حضرت مخدوم اشرف سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی سیرت کا ایک بڑا باب سفر سے تعلق رکھتا ہے، آپ نے اپنی زندگی میں دنیا کے کئی ملکوں اور شہروں کا سفر فرمایا، بلکہ کتابوں میں لکھا ہے کہ آپ نے تین مرتبہ پوری دنیا کا سفر کیا۔ آپ نے یہ سفر سَیر و تفریح کے لیے نہیں بلکہ نیکی کی دعوت عام کرنے، معاشرے سے برائیوں کو مٹانے، راہِ حق سے بھٹکے ہوئے لوگوں کی اصلاح کا سامان کرنے اور مخلوقِ خدا کو نفع پہنچانے جیسے عظیم مقاصد کے لیے فرمایا۔ آیئے! راہِ خدا میں کیے گئے آپ کے سفر کی ایک جھلک ملاحظہ کرتے ہیں:

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ہندوستان، ایران، روم، عراق، ترکی، دمشق اور عرب ممالک کے تمام بڑے شہروں کا سفر کیا، اور دو بار حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔ ہندوستان کے طول و

عرض میں جا جا کر راہِ خدا سے بھٹکے ہوؤں کو صراط مستقیم دکھاتے رہے۔ احسن انداز پر تبلیغِ دین اور اصلاح و فلاحِ انسانیت کا فریضہ انجام دیتے ہوئے بالآخر فیض آباد سے 81 کلو میٹر کے فاصلے پر کچھوچھہ شریف (یوپی، ہند) میں آکر مقیم ہو گئے۔ (لطائف اشرفی، ص:ب5)

کتابوں میں ہے: تخت و تاج چھوڑنے کے بعد آپ رحمۃُ اللہِ علیہ ہندوستان کی طرف چل پڑے، گُھڑسوار اور پیدل فوج آپ کے ساتھ تھی لیکن کچھ دور چلنے کے بعد آپ نے انہیں واپس لوٹا دیا اور تنہا سفر اختیار کیا، یہاں تک کہ ایک موقع پر اپنا گھوڑا بھی کسی ضرورت مند کو دے دیا اور پیدل سفر جاری رکھا۔ دورانِ سفر حضرت سید جلال الدین بخاری المعروف مخدوم جہانیاں جہانگشت رحمۃُ اللہِ علیہ سے ملاقات ہوئی، انہوں نے فیوض و برکات سے مالامال کر کے فرمایا کہ جلدی بنگال کی طرف جائیے کہ وہاں میرے بھائی علاء الدین گنج نبات (رحمۃُ اللہِ علیہ) آپ کے منتظر ہیں۔ خبردار! خبردار! راستہ میں کہیں زیادہ نہ ٹھہریے گا۔ چناں چہ آپ نے اپنا سفر جاری رکھا۔ بِہار پہنچ کر حضرت شیخ یحییٰ منیری رحمۃُ اللہِ علیہ کی وصیت کے مطابق ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور انھوں نے جو تبرکات چھوڑے تھے وہ ساتھ لیے اور مزید سفر کے لیے روانہ ہو گئے۔ (لطائف اشرفی، ص:ب4)

## کچھوچھہ مقدسہ کا سفر

حضرت شیخ علاء الحق والدین گنج نبات پَنڈوی رحمۃُ اللہِ علیہ نے آپ کو تبلیغ کے لیے ولایتِ جونپور عطا کی اور بذریعہ کشف جونپور کا ایک خطہ روح آباد کچھوچھہ شریف بھی آپ کو دکھا دیا۔ یہ مقام ایک تالاب کے درمیان واقع تھا، یہیں قیام پذیر ہو کر آپ کو اپنی روحانی تعلیمات کے ذریعہ دینی خدمات انجام دینا اور مذہب اسلام کا پرچم لہرانا تھا، آپ کو اس سفر میں اسی مقام کی تلاش تھی، چناں چہ جونپور سے سفر کرتے ہوئے کرمینی نامی گاؤں کے ایک تالاب پر پہنچے، اس

تالاب کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ وہ منزل نہیں جس کی مجھے تلاش ہے۔ پھر آپ اگلے مقام کی جانب روانہ ہوگئے اور دور دراز علاقوں اور شہروں کا سفر کرتے ہوئے بالآخر ”بھڈونڈ“ نام کے گاؤں کی اس جگہ پہنچ گئے جس کی آپ کو تلاش و جستجو تھی اور جہاں آپ کو اپنا مرکز بنانا تھا۔ جب آپ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ یہاں پہنچے تو سب سے پہلے مَلِک محمود سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے آپ کی بے حد تعظیم کی اور اپنے ساتھ گول تالاب کی سیر کرائی۔ آپ نے اسے غور سے دیکھنے کے بعد فرمایا: میرے پیر و مرشد نے مجھے اسی جگہ قیام کرنے کا حکم دیا ہے۔ مَلِک محمود نے کہا: اس جگہ دَرپَن ناتھ نام کا ایک جوگی رہتا ہے، اگر اس کے باطل شعبدوں کا مقابلہ کرلیا جائے تو اس سے بہتر کوئی جگہ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا:

﴿وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (۸۱)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا۔ (پ15، بنی اسرآءیل: 81)

آپ کا اس جوگی سے مقابلہ ہوا، آپ کی روحانیت کے سامنے شکست کھا کر درپن ناتھ جوگی اور اس کے تمام چیلوں نے اسلام قبول کرلیا، آپ نے اس کا اسلامی نام کمال حسین رکھا۔ ایک روایت کے مطابق تقریباً پانچ ہزار (5000) سے زائد افراد تائب ہو کر آپ کی غلامی میں داخل ہوئے۔ اس مقام پر آپ نے اپنی خانقاہ قائم کی اور جو مریدین و خدام پَنڈوَہ شریف سے کچھوچھہ شریف تک آپ کے ساتھ آئے تھے ان کے رہنے کے لیے آپ نے الگ الگ جگہوں کا انتخاب فرمایا، جہاں پر انہوں نے اپنی اپنی قیام گاہ تعمیر کی۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس علاقہ کا نام روح آباد، خانقاہ کا نام ”کثرت آباد“ اور اپنے لیے جو ایک چھوٹا سا حجرہ قائم فرمایا تھا اس کا نام ”وحدت آباد“ رکھا۔ آپ نے اس جگہ کو اپنا روحانی مرکز قرار دیا اور یہاں سے رُشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کیا۔ (مخدوم سمناں کا تاریخی سفر، سمناں سے کچھوچھہ تک، ص: 23، 24)

سبحٰن اللہ! کیا شان ہے حضور مخدومِ سمناں کی! اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ اپنے گھر اور رہائش کی جگہ کا نام رکھنا یہ بزرگوں کا طریقہ ہے۔ الحمد للہ! اسی انداز کو اپناتے ہوئے شیخِ طریقت، امیر اہل سنت، بانیِ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے بھی اپنے مبارک مکان کا نام ''بیت الفناء'' رکھا ہے جو کہ آخرت کی یاد دلاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

## مرشد گرامی سے ملاقات

پیارے اسلامی بھائیو! راہِ سلوک کی منازل طے کرنے کے لیے ایسے مرشد کا ہونا بہت ضروری ہے جو اپنے ظاہری اور باطنی کمالات کے ذریعے مرید کی دنیا و آخرت کو سنوار دیتا، منازلِ سلوک طے کراتا، اور قُربِ خداوندی دلاتا ہے۔ حضرت مخدوم اشرف رحمۃُ اللہِ علیہ نے اسی مقصد کے پیشِ نظر مرشد گرامی کی جانب سفر شروع کر دیا۔

اِدھر شیخ عَلاءُ الحق والدین پنڈوی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی مجلس میں فرمایا: وہ شخص جس کا انتظار دو برس سے کر رہا تھا اور جس کے دیدار کی تمنا دل میں رکھتا تھا، آج کل میں وہ میرا پیارا آکر مجھ سے ملے گا۔

شیخ علاء الدین پنڈوی رحمۃُ اللہِ علیہ جَمِ غَفِیر (یعنی بہت بڑے ہجوم) کے ساتھ آپ کے استقبال کے لیے خود شہر سے باہر تشریف لائے اور اپنے اصحاب اور تمام لوگوں کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے۔ وہاں سے کچھ مسافروں کی جماعت نظر آئی، آپ نے معلوم کروایا تو پتہ چلا کہ ایک نورانی چہرے والے سمنانی آرہے ہیں جن کا نام اشرف ہے۔ یہ سن کر حضرت شیخ علاء الدین رحمۃُ اللہِ علیہ بے حد خوش ہوئے اور چند قدم پیشوائی کو (یعنی استقبال کے لیے) آگے بڑھے۔ دونوں جانب سے جذبۂ محبت نے اپنا اثر دکھایا۔ حضرت محبوب یزدانی مخدوم اشرف

سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ دوڑ کر آئے اور حضرت مرشد گرامی کے قدموں میں اپنا سر رکھ دیا۔ حضرت مرشد گرامی نے سر اٹھا کر پیار سے اپنے سینے لگا لیا، کچھ دیر سینے سے لپٹائے رہے، پھر مخدوم اشرف رحمۃُ اللہِ علیہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے اُسی درخت کے نیچے لائے۔

مُطِیع اپنے مُرشِد کا مجھ کو بنا دے     میں ہو جاؤں ان پر فِدا یا الٰہی

(وسائل بخشش، ص104)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!     صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

## درِ مرشد پر حاضری

جب حضرت مخدوم اشرف رحمۃُ اللہِ علیہ مرشد گرامی کے گھر کے دروازے پر پہنچے، بے اختیار پالکی سے اُتر پڑے اور مرشد محترم کی چوکھٹ پر سَر رکھ کر کچھ فارسی اشعار پڑھے، مرشد محترم نے حضرت مخدوم اشرف رحمۃُ اللہِ علیہ کا سر اٹھا کر اپنی آغوش میں لے لیا اور سینے سے لگا لیا، پھر اپنے ساتھ خانقاہ میں لے جا کر اپنے سر کا تاج اتار کر اپنے ہاتھ سے مخدوم اشرف سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے سر پر رکھا اور اپنے سلسلے میں مرید کر کے فیوض و برکات سے مالا مال کر دیا۔ کچھ روز بعد کچھ تبرکاتِ مشائخ جو خرقہ وغیرہ کی قسم سے تھے، اپنے دست مبارک میں لیے ہوئے تمام حاضرین کو جمع کر کے فرمایا: اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ کہ یہ امانت و تبرکاتِ مشائخ سالہا سال سے رکھے ہوئے تھے، اب اس کے مستحق (اشرف سمنانی) کے سِپُرد کرتا ہوں۔

تقریباً چار سال اپنے پیر و مُرشِد کی صحبت میں رہ کر حضرت مخدوم اشرف رحمۃُ اللہِ علیہ فیوض و برکات حاصل کرتے رہے اور پھر مرشد کے حکم پر راہِ خدا میں سفر اختیار کر کے مخلوقِ خدا کی اصلاح کے کاموں میں مصروف ہو گئے۔ (صحائف اشرفی، ص:82 تا 88)

سدا پیر و مرشِد رہیں مجھ سے راضی     کبھی بھی نہ ہوں یہ خفا یا الٰہی

(وسائل بخشش، ص104)

## جہاں گیر لقب

جن دنوں آپ اپنے مرشد کی خدمت میں تھے، آپ کے مرشد آپ کو کوئی لقب عطا کرنے کے لیے فکر مند ہوئے، پھر فرمایا: "الألقاب تنزل من السماء" یعنی القاب آسمان سے نازل ہوتے ہیں، جو کچھ غیب سے نازل ہو وہ لقب دوں گا، ایک مرتبہ شبِ براءت میں مراقبے میں تھے کہ یکایک خلوت گاہ کے در و دیوار سے "جہاں گیر جہاں گیر" کی صدا آنے لگی۔ یہ بات دل میں جمالی اور فرمایا: الحمد للہ! فرزند اشرف کو "جہاں گیر" کا لقب عطا ہوا۔ حضرت مخدوم پاک رحمۃُ اللہِ علیہ دوسری خلوت گاہ میں مشغولِ عبادت تھے یہاں تک کہ نماز فجر با جماعت ادا کرنے کے لیے باہر تشریف لائے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد اس صبح جس نے آپ سے مصافحہ کیا اس نے کہا: خطاب "جہاں گیر" مبارک ہو۔ حضرت قدوۃُ الکبری مخدوم اشرف رحمۃُ اللہِ علیہ نے فی البدیہہ یہ شعر پڑھا:

مرا از حضرت پیر جہاں — خطاب آمدا ے اشرف جہاں گیر
کنوں گیرم جہاں معنوی را — کہ فرمان آمد از شاہم جہاں گیر

ترجمہ: مجھے دنیا بخشنے والے پیر کی بارگاہ سے خطاب ملا کہ یہ اشرف جہاں گیر ہے، میں باطنی جہاں کو مسخر کروں گا، کیوں کہ میرے بادشاہ کا فرمان ہے کہ دنیا مسخر ہے۔

(مخدوم سمناں کا تاریخی سفر، سمناں سے کچھوچھہ تک، ص:19، 20)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

## مرشد کا ادب

پیارے اسلامی بھائیو! دینی پیشواؤں میں ایک بڑا مقام پیر و مرشد کا ہوتا ہے، مرشد کی تعظیم و ادب کرنا مرید کے لیے دونوں جہاں میں کامیابی کی ضمانت ہے۔ مرید کو چاہیے کہ اپنے ہر

کمال کو مرشد کی عطا جانے اور ہر وقت بارگاہ مرشِد میں با اَدَب ہی رہے۔ ورنہ عطاے مرشِد کو اپنا کمال سمجھنے والا مرید حقیقت میں تباہی کے در پر دَستک دے رہا ہوتا ہے۔

قطبِ عالم حضرت مخدوم اشرف جہاں گیر سمنانی کچھوچھوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی بارگاہ میں میری مقبولیت کا دَرَجہ و مَقام اس دَرَجہ بڑھ جائے کہ میرا سَر عرشِ معلی تک پہنچے۔ تب بھی میرا سَر میرے پیر و مرشِد کے آستانے پر ہی رہے گا۔ (سیرت فخر العارِفین، ص:186)

خاک مجھ میں کمال رکھا ہے مرشدی نے سنبھال رکھا ہے

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ امام ابنُ الحاج رحمۃُ اللہِ علیہ کے حوالے سے "فتاویٰ رضویہ" میں لکھتے ہیں: مرید اپنے پیر کی تعظیم کرے اور اسے تمام اولیاے زمانہ پر مُرَجَّح رکھے (یعنی ترجیح دے) کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جو کسی شَے میں رزق دیا جائے چاہیے کہ اسے لازم پکڑے۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/478)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے صرف چھ سال کی عمر میں بغداد معلیٰ کی سمت معلوم کرلی تھی، اس وقت سے کبھی بھی آپ نے بغداد شریف کی طرف پاؤں نہیں پھیلائے۔ حضور مخدوم اشرف سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی سیرت میں بھی اس طرح کے واقعات ملتے ہیں، آپ اپنے پیر و مرشد شیخ علاء الدین پنڈوی رحمۃُ اللہِ علیہ سے حد درجہ محبت فرماتے تھے، حاضر ہوں یا غائب ان کا ادب پیشِ نظر رکھتے۔ چناں چہ کتاب "محبوب یزدانی" میں ہے:

حضرت مخدوم اشرف سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے ادبِ مرشد کا یہ حال تھا کہ بیعت کے دن سے سفر آخرت تک دِیارِ مرشد پنڈوہ شریف کی طرف نہ کبھی تھوکا اور نہ کبھی اس طرف پاؤں پھیلائے۔ حالاں کہ بعض اوقات آپ پنڈوہ شریف سے کئی ہزار میل کے فاصلہ پر ہوتے۔ برسوں پیر و مرشد کی خانقاہ میں رہے لیکن رفعِ حاجت (یعنی ضروریات پوری کرنے کے لیے) کے لیے ہمیشہ آبادی سے باہر جاتے۔ (محبوب یزدانی، ص:40)

## خلفا

حضرت مخدوم اشرف سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی بار گاہ میں آنے والے راہِ ہدایت سے بھٹکے ہوئے بے شمار لوگوں کی نہ صرف اصلاح فرمائی بلکہ کئی خوش نصیبوں کو اپنی خلافت و اجازت سے نواز کر آسمانِ ہدایت کا آفتاب بنا دیا۔ آپ کے چند خلفا کے نام یہ ہیں:

(1) حضرت سید عبد الرزاق اشرفی جیلانی (2) حضرت شمس الدین اَوَدھی صدیقی (3) حضرت جمشید بیگ (4) مَلِکُ العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی (5) حضرت قاضی رکن الدین (6) حضرت سید بدیع الدین زندہ مدار (7) حضرت شیخ نورالدین (8) حضرت شیخ مبارک گجراتی (9) حضرت شیخ رکن الدین شہباز (10) حضرت علام الدین جائسی (11) حضرت سید حمید الدین محمد آبادی (12) شیخ قطب الدین یحییٰ رحمۃُ اللہِ علیہم اجمعین (غوث العالم مخدوم اشرف جہاں گیر سمنانی حیات وخدمات ایک نظر میں، ص:7)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## تصنیفی خدمات

مر آۃ المناجیح میں ہے: "اچھی باتوں کا حکم اور بُری باتوں سے ممانعت (یعنی منع کرنا) زبانی بھی ہوتی ہے، دلی بھی اور عملی بھی۔ عالم کا دینی وعظ زبانی تبلیغ ہے۔ دینی کتاب لکھ جانا قلمی تبلیغ کہ جب تک اس کتاب کا فیض جاری ہے اس کا ثواب باقی، اور لوگوں کے سامنے اچھے اَعمال کرنا، بُرے اَعمال سے بچنا، عملی تبلیغ کہ جتنے لوگ اُسے دیکھ کر نیک بنیں گے اُن سب کا ثواب اسے ملے گا بلکہ روزانہ ملتا رہے گا اور اُس کے جوڑوں کا شکریہ اَدا ہوتا رہے گا۔" (مر آۃ المناجیح، 3/98)

کئی علما ایسے گزرے ہیں جن کو کثرتِ تصنیف کی بنیاد پر مصنفِ کتبِ کثیرہ کا لقب ملا، جیسے ماضی قریب میں امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی ذات کو دیکھیں جن کے متعلق علما نے لکھا کہ آپ نے ایک ہزار (1000) کے قریب کتابیں لکھی ہیں۔ حضور مخدوم

اشرف سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے تصنیف و تالیف کی دنیا میں بھی عظیم الشان خدمات پیش کی ہیں، آپ بھی ان بزرگوں میں شامل ہیں جنہوں نے کثیر تعداد میں کتابیں لکھیں، آپ کی تصنیفی خدمات میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ نے صرف ایک دو زبان میں نہیں بلکہ دنیا کی کئی زبانوں جیسے اردو، عربی، فارسی، ترکی وغیرہ میں کتابیں لکھیں۔ جس جگہ تشریف لے جاتے ضرورت کے پیشِ نظر وہیں کی زبان میں کتاب لکھ کر لوگوں کو دے آتے۔ حوادثِ زمانہ (زمانہ کے بدلنے) کی وجہ سے آپ کی تمام کتب محفوظ نہ ہو سکیں، لیکن کئی کتابیں آج بھی دستیاب ہیں۔

جامعِ لطائف اشرفی، خلیفۂ حضور مخدوم اشرف حضرت مولانا نظام الدین یمنی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت محبوب یزدانی رحمۃُ اللہِ علیہ کا علم عجیب خداداد علم تھا۔ کہ روے زمین میں جہاں تشریف لے گئے وہیں کی زبان میں وعظ فرماتے اور اسی زبان میں کتاب تصنیف کر کے وہاں کے لوگوں کے لیے چھوڑ آتے۔

جلیل القدر علما فرماتے ہیں کہ جتنی کتابیں محبوب یزدانی حضرت مخدوم اشرف سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے تحریر فرمائیں، بہت کم علما اتنی کتابوں کے مصنف ہوتے ہوں گے۔ (صحائفِ اشرفی، ص:116)

آپ کی چند کتابوں کے نام یہ ہیں:

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| 1 | نحوِ اشرفیہ | 10 | کنز الاسرار | 19 | بشارت الاخوان |
| 2 | شرح عوارف | 11 | دیوان اشرف | 20 | مکتوباتِ اشرفی |
| 3 | شرح ہدایہ (فقہ) | 12 | رسالہ غوثیہ | 21 | ترجمۂ قرآن بزبان فارسی |
| 4 | شرح فصول الحکم | 13 | فوائد الاشرف | 22 | رسالہ تصوف واخلاق |
| 5 | فوائد العقائد | 14 | مرآۃ الحقائق | 23 | رسالہ تحقیقات عشق |
| 6 | زیچ سامانی | 15 | بحر ذاکرین | 24 | ارشاد الاخوان |
| 7 | فتاویٰ اشرفیہ | 16 | حجۃ الذاکرین | 25 | تنبیہ الاخوان |
| 8 | تفسیر نور بخشیہ | 17 | حاشیہ بر حواشی مبارک | 26 | اشرف الانساب |
| 9 | اشرف الفوائد | 18 | حدود منازل خلفاے راشدین | | |

## کرامت

حضرت مخدوم اشرف سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ سے مختلف مواقع پر کئی کرامتوں کا ظہور ہوا، حصول برکت کے لیے یہاں ایک کرامت کا ذکر کیا جاتا ہے:

شیخِ طریقت، امیر اہل سنت، بانیِ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنی کتاب "عاشقانِ رسول کی 130 حکایات" میں نقل فرماتے ہیں: ہِند میں موجود ایک گھاس کاٹنے والے بوڑھے صاحِب کو 9 ذوالحِجۃُ الحرام کے روز خیال آیا کہ آج یومِ عَرَفہ ہے، خوش نصیب حُجّاجِ کرام میدانِ عَرَفات میں جمع ہوں گے یہ خیال آتے ہی بوڑھے صاحِب نے ایک آہِ سرد دِلِ پُر درد سے کھینچ کر نہایت حسرت سے کہا: اے کاش! میں بھی حج سے مُشرف ہوا ہوتا۔ قُدْوَۃُ الکُبَرا، محبوبِ یَزدانی، حضرتِ سیِّدُنا شیخ سیِّد اشرف جہاں گیر سَمنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی قریب ہی تشریف فرما تھے، آپ نے اُس کی حسرت بَھری آواز سنی تو فرمایا: "اِدھر آیئے!" بوڑھے صاحِب قریب آئے، اب زَبان سے نہیں صِرف دستِ مبارَک کے اشارے سے فرمایا: "جایئے!" اشارہ ہوتے ہی اس بوڑھے صاحِب نے ہاتھوں ہاتھ اپنے آپ کو مکّۂ مکرّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعْظِیْماً کی مسجدُ الحرام میں عَین کعبے کے سامنے کھڑا پایا! انہوں نے جھوم جھوم کر طواف کیا، عَرَفات پہنچے اور دیگر مناسکِ حج ادا کیے۔ جب ایّامِ حج پورے ہو گئے تو بوڑھے حاجی صاحب کے دل میں خیال آیا کہ اب اپنے وطن کس طرح پہنچوں گا! اِس خیال کا آنا تھا کہ اُنہوں نے حضرتِ سیِّدُنا شیخ جہاں گیر سَمنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو اپنے سامنے کھڑا پایا، فرمانے لگے: "جایئے!" بوڑھے حاجی صاحِب نے جوں ہی سر اُٹھایا تو ہِند میں اپنے گھر کے اندر تھے۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص:79)

اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ　　　بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

(ذوقِ نعت، ص18)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

## آخری ایام کی کچھ باتیں

حضرت سید اشرف جہاں گیر سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی تاریخِ وصال 28 محرم 808ھ ہے۔ عمر کے اس آخری ماہ کا چاند دیکھ کر آپ نے غیر معمولی مسرّت کا اظہار کیا۔ حضرت نور العین رحمۃُ اللہِ علیہ نے آپ سے اس کا سبب پوچھا۔ آپ نے فرمایا: ''اسی مہینے میں میرے جَدِّ امجد امام حسین رضی اللہ عنہ نے شہادت پائی۔ میری خواہش ہے کہ یہ مہینہ مجھے بھی میسر ہو۔'' اس بار محرم میں آپ پر ہر وقت خاموشی اور حیرت کا عالَم طاری رہتا۔ یہاں تک کہ سوالوں کا جواب بھی تاخیر سے دیتے تھے اور فرماتے کہ مجھے کچھ اور کام درپیش ہے۔ مہینہ کا پہلا عشرہ زیادہ تر تلاوتِ قرآن مجید میں گزرا۔ عاشورہ کے بعد دُور دُور سے اولیا اور صلحا آپ کی عیادت کو آنے لگے۔ پھر آپ پر بے خودی کا غلبہ ہوا۔ صرف نماز کے وقت جسم میں حرکت آتی اور نماز پڑھنے کے بعد پھر وہی کیفیت طاری ہو جاتی۔

محرم 808ھ کی 20 سے 23 تاریخ تک تقریباً بارہ ہزار افراد نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی سعادت پائی۔ آپ نے ایک مخصوص جگہ پر ایسی قبر بنانے کا حکم فرمایا کہ جس کی چوڑائی اتنی ہو کہ نماز اَدا کی جاسکے، لمبائی قد و قامت کے اندازے کے مطابق اور اونچائی قد سے ایک ہاتھ زیادہ ہو۔ قبر تیار ہونے کے بعد آپ اس کے اندر تشریف لے گئے اور اس کا معائنہ فرمایا۔ یہ منظر دیکھ کر آپ سے محبت کرنے والے زار و قطار رونے لگے، آپ نے سب کو تسلی دی اور فرمایا: مجھے اپنے سے جدا نہ سمجھو۔ مزید نصیحتیں اور وصیتیں فرمانے کے بعد کچھ سادہ کاغذ لے کر قبر میں تشریف لے

گئے، وہاں ایک دن رات ٹھہر کر ”رسالہ قبریہ“ اور ”بشارت المریدین“ کے نام سے دو رسالے تحریر فرمائے۔ رسالہ قبریہ میں عالمِ ارواح کی باتیں ہیں جسے بلند مرتبہ صوفیہ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ بشارت المریدین میں آپ نے اپنے عقائد کا اظہار کیا ہے۔(سید اشرف جہاں گیر سمنانی، ص:211،212)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

## وصالِ پُر ملال

حضرت سید جہاں گیر اشرف سمنانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے 27 محرم الحرام 808ھ کے دن اپنے وقت کے چند مشائخ کو جمع کیا، ان سے ملاقات کی اور ایک ایک کو الوداع کہا۔ اپنے دینی بیٹے حضرت عبد الرزاق رحمۃُ اللہِ علیہ کو خرقہ خلافت عطا کر کے اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ نماز ظہر کے بعد محفل منعقد ہوئی جس میں شیخ سعدی شیرازی رحمۃُ اللہِ علیہ کے یہ اشعار پڑھے گئے:

گیر بدست تو آمدست اجلم قدر رضینا بما جری قلم
خوب تر زین و گرچہ باشد کار یار خنداں آمد بجانب یار
سیر ہنیند جمال جاناں را جان سپار و نگار خندان را

ترجمہ: اگر آپ کے ہاتھ سے میری موت آئی ہے تو ہم نوشتہ قلم پر راضی ہیں۔ اس سے بڑھ کر اچھا کام کیا ہوگا کہ یار ہنستے ہوئے یار کے قدموں میں جا گرے۔ اپنے محبوب کے حسن و جمال کو جی بھر کر دیکھ لے پھر مسکراتے ہوئے محبوب کو اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دے۔

یہ اشعار سنتے ہی آپ پر وَجد طاری ہو گیا اور بے ہوشی طاری ہو گئی۔ آپ کے دل میں عشقِ الٰہی کی آگ لگ گئی، سینہ دھڑکنے لگا، مستی و شوق میں مرغ بسمل کی طرح تڑپنے اور ماہیِ بے آب کی طرح زمین پر لوٹنے لگے۔ آخر ایک ٹھنڈی اور طویل سانس لے کر جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

بوقتِ وفات آپ کی عمر ایک سو بیس سال تھی۔ مزارِ مبارک روح آباد، کچھوچھہ شریف میں زیارت گاہِ خاص وعام ہے، جہاں لاکھوں عقیدت مند حاضر ہوتے اور آپ کے فیضانِ کرم سے مالامال ہوتے ہیں۔(سید اشرف جہاں گیر سمنانی، ص:213/ ماہنامہ اشرفیہ جولائی 2024، ص:23)

اللہ پاک آپ کی تُربتِ پُر انوار پر تجلّیات کی بارش نازل فرمائے اور آپ کے فیضان سے ہم سب کو مالامال کرے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## ارشاداتِ مخدومِ پاک

❁ اگر کسی شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کی زندگی ایک ہفتہ سے زیادہ باقی نہیں ہے تب بھی اس کو چاہیے کہ علمِ فقہ کے حصول میں مشغول رہے کہ ایک دینی مسئلہ جاننا ہزار رکعت نفل ادا کرنے سے بہتر ہے۔(لطائف اشرفی، ص:18)

❁ اولیاء اللہ کو دوست رکھنے والا اور حضرات اصفیا (صوفیاے کرام) سے محبت رکھنے والا اسی گروہ میں سے ایک فرد ہے۔(لطائف اشرفی، ص:22)

❁ فیض الٰہی کا تقاضا ہے کہ تم اپنے اعضا کو اللہ رب العزت کی عبادت میں لگاؤ اور اپنے باطن کو پسندیدہ خوبیوں سے آراستہ کرو! اس عمل سے بے شمار برکتیں حاصل ہوں گی۔ (لطائف اشرفی، ص:18، ملخصًا)

❁ پاک غذا ایک بیج کی طرح ہے جو سالک (عبادت میں مصروف شخص) کے معدے کی زمین میں بویا جاتا ہے، اگر وہ بیج پاک اور حلال غذا کا ہے تو اس سے اعمال صالحہ کا درخت پیدا ہوگا (یعنی نیک اعمال کی توفیق ملے گی)، اگر مشتبہ روزی کا بیج بویا گیا ہے تو اس سے خطرات فاسدہ (وسوسے) اور عبادت میں کَسَالَت (سُستی) پیدا ہوگی اور اگر حرام روزی ہے تو گناہ اور نافرمانی کا درخت پیدا ہوگا۔(لطائف اشرفی، ص:217، ملخصًا)

## فہرست



| عنوان | صفحہ | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|---|
| دُرود شریف کی فضیلت | 2 | حضرت خضر علیہ السّلام کی زیارت اور سفر ہند کا حکم | 13 |
| اولادِ نرینہ کی خواہش | 2 | راہِ خدا میں سفر | 14 |
| شانِ کریمی | 3 | کچھوچھہ مقدسہ کا سفر | 15 |
| ولادت اور سلسلۂ نسب | 4 | مرشد گرامی سے ملاقات | 17 |
| خاندانی پس منظر | 4 | درِ مرشد پر حاضری | 18 |
| تعلیم و تربیت | 5 | جہاں گیر لقب | 19 |
| ذہانت و فطانت | 5 | مرشد کا ادب | 19 |
| درس و تدریس | 6 | خلفا | 21 |
| علم سکھانے کی حرص | 6 | تصنیفی خدمات | 21 |
| مدنی بہار | 9 | کرامت | 23 |
| عادات و اَطوار | 10 | آخری ایام کی کچھ باتیں | 24 |
| عبادت کا سنہرا جدول | 11 | وصالِ پُر ملال | 25 |
| وعظ و نصیحت | 12 | ارشاداتِ مخدوم پاک | 26 |
| راہِ حق کی جستجو | 13 | مآخذ و مراجع | 28 |



### کرامت اور استدراج میں فرق

سلسلہ چشتیہ اشرفیہ کے سردار قطب ربانی حضرت مخدوم اشرف جہانگیر چشتی سمنانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خلاف عادت فعل اگر ولایت سے متصف کسی شخص سے ظاہر ہو تو اسے کرامت کہتے ہیں اور اگر کسی شریعت کے مخالف سے ظاہر ہو تو استدراج کہتے ہیں۔ (لطائف اشرفیہ ص ١٢٦)

# مآخذ و مراجع

| نام کتاب | مصنف / مؤلف | مطبوعہ |
|---|---|---|
| خزائن العرفان | صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مرادآبادی | مکتبۃ المدینہ |
| سنن ابن ماجہ | امام ابن ماجہ ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی | دار احیاء الکتب |
| معرفۃ علوم الحدیث | امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری | دار الکتب العلمیہ |
| مرآۃ المناجیح | مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی | نعیمی گجرات |
| فتاویٰ رضویہ | امام اہل سنت امام احمد رضا محدث بریلوی | رضا فاؤنڈیشن |
| لطائفِ اشرفی | حضور مخدوم اشرف سمنانی | نذر اشرف ہاشم اشرفی |
| صحائفِ اشرفی | اعلیٰ حضرت سید محمد علی حسین اشرفی میاں | فیضان اشرف دار العلوم ممبئ |
| سیرت فخر العارِفین | حکیم سید سکندر شاہ | کتب خانہ رحیمیہ دہلی |
| محبوب یزدانی | مولانا سید شاہ نعیم اشرف جیلانی | مخدوم اشرف اکیڈمی |
| سید اشرف جہاں گیر سمنانی | ڈاکٹر سید وحید اشرف کچھوچھوی | سرفراز قومی پریس لکھنؤ |
| مخدوم سید اشرف جہاں گیر سمنانی-جہانِ علوم و معارف | مولانا کمال الدین اشرفی مصباحی | دار الاصفیا مخدوم اشرف مشن |
| شریعت و طریقت | امام اہل سنت امام احمد رضا محدث بریلوی | مکتبۃ المدینہ |
| ماہنامہ اشرفیہ جولائی 2024 | مدیر: مولانا مبارک حسین مصباحی | الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور |
| غوث العالم مخدوم اشرف جہاں گیر سمنانی حیات و خدمات ایک نظر میں | مولانا بشارت علی صدیقی اشرفی | اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن |
| مخدوم سمناں کا تاریخی سفر: سمنان سے کچھوچھہ تک | مولانا کمال الدین اشرفی مصباحی | دار الاصفیا مخدوم اشرف مشن |